یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352

شرح قیمت
شائقین عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ... عہ
امراء و جاگیرداران ...
عام خریداروں سے ...
طالب علموں سے سالانہ ...
اجرت اشتہار
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہیے۔

اخبار اہلحدیث

مقام اشاعت امرتسر پنجاب

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام و سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت بہر حال پیشگی ادا ہونی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

نمبر ۴۲	مطبوعہ ۳ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ	جلد ۳

ویدوں کی ابتدا

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اس مضمون پر مدت سے آریوں کے ساتھ مباحثہ ہو رہا ہے اور اہلحدیث میں بھی چھپ رہا ہے۔ یہ مباحثہ اخبار پرکاش لاہور میں چھپا رہتا ہے جو ناظرین اہلحدیث کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔ ۱۳ جولائی کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔

اسلامی سوال کا جواب

میں تو سمجھا تھا کہ میری تحریر مطبوعہ ۲۲ مئی کے بعد مولوی صاحب ناحق خامہ فرسائی سے باز آکر اصل مطلب کیطرف رجوع ہونگے۔ مگر یہ خیال بالکل غلط نکلا کیونکہ نہ صرف وہ ناحق فروعات میں بھاگے جاتے ہیں۔ بلکہ تو اور ناظر سے بھی تجاوز کر گئے ہیں۔ ان کی تحریر میں سے صرف ایک اقتباس میری تائید کے لئے کافی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں " ہاں البتہ ایک بات کا اظہار کئے دیتا ہوں تاکہ ناظرین بابو صاحب کی راستبازی یا دوسرے لفظوں میں ندامت کا اندازہ لگا سکیں " اس اقتباس میں لفظ ندامت خاص توجہ کے لائق ہے۔ افسوس کہ مولوی صاحب کی خاطر مجھے بھی فروعات پر کھینچا جانا پڑتا ہے کیونکہ مجیب کا فرض ایسا نازک ہے کہ اسے معترض کے ہر ایک سوال کا جواب دینا لازمی ہے۔ اگر معترض صاحب اصل سوالات کے علاوہ دو چار فضول بھی چھیڑ دیں تو مجیب کو

بھی درج فرماتے ہیں۔ تو مجیب کو فروعات میں پڑنے کا مرتکب قرار دینا انصاف اور حق پسندی سے بعید ہے۔ اب بھی اگر مولوی صاحب خارجی باتوں کو دخل نہ دیں تو مجھے بھی اصل جوابات سے ہی غرض ہوگی۔ اسلئے تو وہ میری کل تحریر کو قبول فرمائیں کیونکہ ان کی خارجی باتوں کا جواب دینا ضروری تھا۔ مگر آئندہ سے وہ اپنا رویہ بدل ڈالیں تو انشاء اللہ میری طرف سے بھی وعدہ شکنی نہ ہونے پائیگی۔

میری راستبازی یا دوسرے لفظوں میں ندامت کا اندازہ لگانے کیواسطے مولوی صاحب نے میری اور اپنی تحریرات میں سے کچھ اقتباسات پیش کئے ہیں۔ مگر جس ہوشیاری اور صفائی سے انہوں نے اپنا مطلب سدھ کرنے کیلئے جزوی اقتباسات منقول کئے ہیں وہ صرف انہیں کا حصہ ہے اور جس دانائی سے انہوں نے ایک خارجی امر پر ناظرین کی توجہ مبذول کرنے کی کوشش کی ہے وہ انکی تجربہ کاری کی ایک ادنیٰ سی دلیل ہے۔ بات تو صرف اتنی تھی کہ میں نے اپنی ابتدائی تحریر میں ایک عام اصول قائم کیا تھا کہ ایک بحث کو دوران میں دوسری بحث چھیڑنا نامناسب اور غیر مفید ہوا کرتا ہے۔ جسکا اطلاق مولوی صاحب پر بھی ہوتا تھا۔ مگر مولوی صاحب نے اس اصول کے اطلاق سے پیچھا چھڑانے کی کوشش میں آریہ سماج کے چوتھے اصول کو بھی ساتھ ہی گھسیٹ لیا۔ انہوں نے اس بات پر آ تنا

غیر ضروری زور دیا ہے کہ ناظرین کو اس وشرم میں مجبوراً نتیجہ قائم کرنے کی لائق بنانے کے لئے مجھ کو اپنی گذشتہ تحریر میں سے ضروری اقتباس پیش کرنا پڑیگا۔ ۱۰ اپریل کے پرکاش میں میں نے لکھا تھا کہ پرکاش میں "سوامی کا کالم کھلنا ہی تھا کہ دھڑا دھڑ بحث شروع ہوگئی۔ تعجب ہے کہ جب سوامی کا کالم محدود اور مقرر ہے تو ایک ہی وقت میں بہت سے مضامین پر کیونکر بحث ہوسکیگی۔ لالہ راوڈا کشن عرف اللہ بلکشیر کا مباحثہ دھرم پال کے ساتھ ایک مضمون پر مباحثہ شروع ہوا تھا۔ بہتر ہوتا کہ اس مضمون کے متعلق کل تحریرات نکل چکتیں۔ تو پھر کسی دوسرے پر بحث اٹھائی جاتی۔ لیکن ابھی تک قرآن کی دہی نفس کشی کا خاتمہ ہوا نہیں ہوا۔ کہ لالہ راوڈا کشن بائیبل کے باب پیدائش میں سے الٹکار تلاش کرکے آدم اور حوا کی فلاسفی پر بحث کرنے لگ گئے۔ ناظرین اخبار کو اس قسم کے سواد سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ ... لیکن میں مباحثہ دھرم پال لالہ راوڈا کشن کے ساتھ ناخواندہ چکے ہیں اس لئے ان سے وہ خود ہی نپٹ لیں گے۔ میں اس وقت اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جن کی طرف سے سولہ سوالات آچکے ۲۶ مارچ کے پرچہ میں شائع ہوئے ہیں کچھ گفتگو کروں۔ میرے خیال میں مولوی ثناء اللہ کے لئے بہتر ہی مناسب تھا کہ وہ اپنے سوالات اس وقت پیش کرتے جبکہ قرآن کی الٹکار نفس کشی پر بحث ہو لیتی لیکن چونکہ وہ اپنے سوالات پیش کرچکے ہیں۔ اس لئے انکا جواب دینا لازمی ہے" مولوی صاحب ذرا آنکھیں کھولکر اس اقتباس کا مطالعہ کریں۔ کیا میں نے چھوٹتے ہی نہیں تحریر کردیا کہ ایک ہی وقت میں بہت سے مضامین پر بحث نہیں ہوسکا کرتی۔ اسکا نام عام اصول نہیں رکھینگے تو کیا رکھیں گے؟ اور اگر اس تحریر میں آپ کا نام پایا جاتا ہے تو اسوجہ سے نہیں کہ آپ کو خاص طور پر ملزم قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ اسوجہ سے کہ اس عام اصول کا اطلاق آپ پر بھی ہوتا ہے۔ مگر آپ کو تو معافی بھی دیدی گئی تھی کیونکہ اگر آپکو معافی نہ دیدیجاتی تو میں آپ کے سوالات کا جواب دینا شروع ہی نہ کرتا۔ مولوی صاحب اگر آپ نے منطق کی کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہو تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عام نتائج کا اطلاق خاص افراد پر کیا جائے تو بھی عام نتائج عام ہی رہتے ہیں۔ خاص نہیں بن جایا کرتے۔ شکر کا مقام ہے کہ لالہ راوڈا کشن تو میرے ساتھ اس معاملہ میں نہیں الجھے کیونکہ میرے قائم کردہ عام اصول کا اطلاق ان پر بھی ہوتا ہے۔ اور ان کا ذکر بھی میری تحریر میں پایا جاتا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ وہ منطق سے عاری نہیں ہیں۔

مولویصاحب نے ازاد ثنا مندرجہ بالا غیر ضروری امر پر غیر معمولی زور دیکر باقی امور کو پس انداز کردیا ہے۔ میں نے تحریر کیا تھا کہ یکم مئی کی تحریر مولوی صاحب کی طرف سے نہیں بلکہ ان کے کسی شاگرد رشید کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ اس بات کو مولویصاحب نے اس طرح ہضم کیا کہ ڈکار تک بھی نہیں لیا۔ دیگر اعتراضات سے بھی خوب ہی پہلو تہی کی ہے ان سب کا جواب آپ نے حسب ذیل الفاظ میں دیا ہے "اس کے علاوہ بابو صاحب نے کبھی تو میرے مضمون سے انکار کیا کہ نام کے ساتھ صاحب لکھا ہے کبھی میری ہندسہ دانی پر معترض ہوئے ہیں۔ حالانکہ صاحب کا لفظ میں نے نہیں لکھا تھا۔ شاید پرکاش کے کاتب کی غلطی ہوگئی ہو" چہ خوب! آپ فرماتے ہیں کہ صاحب کا لفظ میں نے نہیں لکھا تھا۔ حضرت میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہ آپنے صاحب کا لفظ نہیں لکھا۔ بلکہ آپ کے کسی شاگرد رشید نے اگر مضمون آپ کا تھا تو آپ نے کیوں نہیں صاف الفاظ میں تسلیم کرلیا۔ اس صورت میں ہم سمجھ جاتے تو دیکھتے کہ آپ یوکلڈ کو یوقلدس لکھنے کی کیا دلیل دیتے ہیں۔ مگر آپ نے صرف یہ کہکر ٹالدیا ہے کہ شاید پرکاش کے کاتب سے غلطی ہوگئی ہو۔ پرکاش کے کاتب سے غلطی ہونے کے بارہ میں بھی آپ کو شک ہی ہے۔ یقین نہیں ہے۔ یقین تو تب ہو جبکہ مضمون آپکا لکھا ہوا ہو۔ میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کاتب پر اسبات کو کیونکر ٹالا جاسکتا ہے اگر تو یکم مئی کے مراسلہ کے آخری الفاظ "ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری" ہوتے تب تو لفظ صاحب کا بڑھ جانا کاتب کی غلطی کی دلیل سمجھا جاسکتا تھا۔ مگر مراسلہ کے الفاظ تو "ابوالوفا صاحب مولوی فاضل امرتسری" تھے۔ ایسی صورت میں کاتب کو یہ الہام نہیں ہوسکتا کہ ابوالوفا ثناء اللہ کی بجائے ابوالوفا صاحب لکھ مارے۔ میرے خیال میں کاتب صاحب نہ تو قادیان کے نبی والے ہیں اور نہ ہی پیر قادیان کی شاگردی میں رہ چکے ہیں۔ علاوہ ازیں اس امر کا فیصلہ تو اصل مراسلہ کو دیکھکر ہی ہوسکتا ہے کہ اسمیں لفظ صاحب لکھا ہے یا نہیں۔ مگر میں ان باتوں پر زور نہیں دیتا کیونکہ مولویصاحب خود ہی اپنی حالت حسب ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ؎

میں بھی جھوٹا میرا دعویٰ بھی سراسر جھوٹا ٭ تم ہی سچے ہو سہی کاہیں بات کا جھگڑا کیا ہے

اندریں صورت ہم مولوی صاحب کا زیادہ امتحان نہیں کرتے اور باقی جرح محفوظ رکھتے ہیں

آگے چلکر میں نے سوالات کو تین نمبروں میں تقسیم کیا تھا (۱) ویدوں کے لانے والے کون تھے۔ ان کے ناموں کے ثبوت کیا ہیں۔ (۲) ملہمان وید نے جب وید سنائے تھے۔ تو اسوقت زبان مقدم تھی یا وید کا گیان اور الہام (۳) جن لوگوں کو ملہمان وید نے ویدوں کا گیان اور تعلیم بتلائی انکو ملہمان کا یقین کیونکر آیا؟

ان سوالات کے جواب میں نے نمبروار دئیے بجائے اسکے کہ مولویصاحب جوابات حاصل کرکے کوئی معقول اعتراض پیش کرتے۔ انہوں نے بالکل غیر متعلقہ باتوں سے اخبار کے پورے دو کالم بھر دئے۔ چھوٹتے ہی مولویصاحب فرماتے ہیں "ان سوالات کی نمبر شماری میں بھی آپ نے غلطی کی ہے" اس میں مولویصاحب اپنی ریاضی دانی کا ثبوت دیکر

ahmadimuslim.de

بغیر نہ رہ سکو۔ اگر ایک کے بعد دو اور دو کے بعد تین لکھنا غلط نمبر شماری ہے تو صحیح نمبر شماری بقول مولوی صاحب شاید یہ ہوگی کہ ایک کے بعد تین اور تین کے بعد سات لکھا جائے۔ اور اگر مولوی صاحب کا مطلب یہ ہو کہ انہوں نے صرف ایک سوال کیا تھا۔ اور میں نے خواہ مخواہ تین سوال بنائے تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ۱۳ مارچ کے پرکاش میں انہوں نے پہلی سوال قائم کیا تھا اور پہلو سوال کی نسبت جو وہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ میں نے نہ تو ویدوں کی سوانح عمری سے سوال کیا ہے۔ بلکہ سب سے پہلے ہی ملہمان کا حال پوچھا ہے۔ نہ انکی سوانح عمری سے سوال کیا ہے۔ بلکہ سب سے پہلے ہی ملہمان وید کے حالات سے سوال نہیں کرتا۔ کیونکہ سالہا سال کے تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ آریہ سماج کے پاس اس سوال کا جواب نہیں وغیرہ وغیرہ" تو اصل بات کا جواب یہی ہے کہ یہی سوال کرنے کا ایک طنز آمیز ڈھنگ تھا اور میں بحیثیت آریہ سماجی اس طنز آمیز سوال کا جواب دینا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ نہیں نہیں بلکہ یکم مئی کے پرچہ میں تو مولوی صاحب یا ان کے کسی شاگرد رشید نے صاف لکھ دیا ہے کہ انکا مطلب صرف ملہمان وید کے نام پوچھنے سے نہیں بلکہ ان ناموں کے ثبوت تو بہ بعد میں اس سوال کا جواب کیوں نہ دیتا؟ لیکن اگر بفرض محال مولوی صاحب کو اس سوال کا جواب درکار نہیں تھا۔ تو ان کے لئے مناسب تھا کہ وہ صرف باقی دونوں جوابات کی طرف ہی رجوع لاتے۔ ان مگر وہ اخبار کے ۳ کالم کیسے پورے کرتے۔ خیر ایسی پڑتال کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے جوابات پر کیا اعتراض کئے ہیں اور انہیں کہاں تک جانچا ہے؟

جواب سوال اول (۱) ملہمان وید کے ناموں کے متعلق مولوی صاحب کو اس لئے فکر پہنچ کر ان کے خیال کے مطابق ہزارہا ہندو پنڈت آریہ سماج کے بانی پر چھپتیاں اڑاتے ہیں۔ اول تو ہم اس بیان کے تسلیم کرنے میں تامل ہے لیکن اگر اس بیان کو درست بھی مان لیا جائے تو پھبتیاں پھبتیاں ہی ہیں نہ کہ کسی قسم کی دلیل۔ کیا اگر ہندو پنڈت عبادت کے وقت اٹھنے بیٹھنے اور لیٹنے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب نماز ہو اور روزہ کے لئے تیار ہیں۔ کیا اگر ہندو پنڈت رات کو کھانے اور دن کو بھوکوں مرنے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب روزہ سے دست بردار ہو جائیں گے۔ کیا اگر ہندو پنڈت چھاپہ اور چیتے کو قبرستان بنانے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب گوشت خوری سے باز آجائیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ مولوی صاحب تو صرف دلیل کے قائل ہیں۔ تو پھر ہم کیوں پھبتیوں کے قائل ہوں۔

(ب) مولوی صاحب کو ملہمان وید کے ناموں کا یقین کرنے میں اس لئے بھی تامل ہے کہ اگنی کے معنی آگ اور وایو کے معنی ہوا ہیں۔ اور آگ اور ہوا پر وید کا نازل ہونا ممکن ہے۔ جواب ان اگنی کے معنی صرف آگ اور وایو کے معنی صرف ہوا نہیں۔ ایک لفظ کے کئی معنی

ہو سکتے ہیں چنانچہ اگنی اور وایو وغیرہ کے کئی کئی معنے ہیں ملاحظہ فرمائیے نرکت اور نگھنٹو۔ پس آخری معنے کے لحاظ سے اگنی اور وایو رشیوں کے نام ہو گئے ہیں۔ آجکل بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک ہی لفظ کا استعمال کئی طرح ہوتا ہے۔ پہلے اپنے اللہ پر ہی غور کیجئے۔ لفظ اللہ کے معنے آفتاب ہی ہیں[1] اور آپکے ہاں ایک صاحب کا نام ابوہریرہ ہے۔ جسکے معنے بلیوں کا باپ ہیں۔ تو کیا ابوہریرہ کوئی بلی بلاؤ تھا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہی حال انگریزی لفظوں کا ہے۔ کسی صاحب کا نام (Smith) سمتھ ہے حالانکہ لوہار کے معنے چلے ہیں۔ کسی کا نام (fox) ہے حالانکہ فوکس کے معنے لومڑی ہیں اور کسی کا نام Gladstone ہے حالانکہ گلیڈ سٹون کے معنے عمدہ پتھر یا جواہر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

(ج) یکم مئی کے پرکاش میں مولوی صاحب یا ان کے کسی شاگرد رشید نے ملہمان وید کے ناموں کے ثبوت طلب کئے تھے۔ سو میں نے برہمن گرنتھوں کے حوالے سے ثبوت بہم پہنچا دئیے۔ مگر اب مولوی صاحب نے نیا پہلو بدلا ہے کہ سوال ان کی سوانحعمری اور واقعات زندگی سے ہے۔ جناب سوانح عمریاں تیار کرنا موجودہ تہذیب کا دستور ہے کیا سطح زمین پر جو کروڑوں اور اربوں جدو جہد ہو گزرے ہیں۔ ان سب کی سوانح عمریاں موجود ہیں۔ ہرگز بھی نہیں۔ تو کیا آپ سوانح عمریوں کی غیر موجودگی میں ان کی ہستی سے انکار کر سکتے ہیں۔ آپکے کتنے بندگوں کی سوانح عمریاں موجود ہیں؟ پہلے بابا آدم اور اس کی چند پشتوں کا ہی خیال کیجئے کن کن کی سوانحعمریاں آپ پیش کریں گے۔ اگر سب کی سوانح عمریاں لکھنے کا رواج ہوتا تو آج انکو کہاں رکھتے اور کون ان سب کا مطالعہ کر سکتا؟ ہمارے رشیوں کی سوانح عمریاں تو ان کی تصانیف ہوا کرتی ہیں۔ آریہ سماج نے گو موجودہ تہذیب اور مصلحت وقت کے خیال سے رشی دیانند کی سوانح عمری تیار کرواکر چھپوائی ہے مگر اس کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ سوامی جی کی تصانیف ان کی سب سے عمدہ سوانح عمری ہیں۔ پس اگنی اور وایو وغیرہ رشیوں کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کیا مطلب ہو کہ ان کا ہی پرکاش کیا ہوا علم یعنی سنسکرت اور ویدوں کا پرچار لوگوں میں ہوا اور اب تک جاری ہے۔

(د) مولوی صاحب ثبوت تو طلب کرتے ہیں۔ مگر جب ثبوت بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ تو کتب مذکورہ کی سند پر شک کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ نے ملہمان وید کے ناموں کے ثبوت طلب کئے تو میں نے براہمن گرنتھوں کے حوالے دئیے۔ براہمن گرنتھوں کا نام لینا ہی تھا کہ آپکے کوئی مصنف دیدوں کے متعلق کر دئیے۔ چنانچہ مولوی صاحب فرماتے ہیں "علاوہ اس کے برہمن گرنتھ ویدوں کے بعد کب کے بنے ہیں۔ ان میں جو ملہمان وید کے نام ہیں۔ اس کا ثبوت ان مصنفوں نے کیا دیا ہے۔ کیا ان کی الہامی شہادت ہے یا سماعی۔ الہامی ہے تو کیا ان کو بھی الہام ہوتا تھا۔ سماعی ہے تو اس کی سند کیا ہے" ؟ چہ خوب! بیاد جن بیگانہ

ہے۔ جناب من اگنی کے معنی صرف آگ اور وایو کے معنے صرف ہوا نہیں۔ ایک لفظ کے کئی معنی

[1] کیا یہی نیلی ملتی ہے اس اٹھنے بیٹھنے پر تو ہندوؤں کی پھبتیاں بیٹھو ہوگی کہ جس کتاب میں اس اٹھنے بیٹھنے کا حکم ہے انکو وہ نہیں مانتے مگر ویدوں کو تو سب مانتے ہو۔ اسلئے پنڈتوں کی پھبتیاں سلامت ہیں لفظ نہیں لغت عربی میں لکھا ہے اب جب [illegible] کہاں ہیں۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

لیکھا۔ ثبوت مانگا الہامِ وید کے اصول کا اور سوال اٹھا مارا برہمن گرنتھوں کی تصنیف پر۔ آپ کی حالت تو اس لیکچرار کی سی ہے جو فرمانے لگے کہ جناب میر مجلس و حاضرین جلسہ میں آج شام آپ کے سامنے کچھ تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوں۔ آج کی شام نہایت ہی خوش گوار ہے کیونکہ آسمان پر بادل چھا رہے ہیں اور نظارہ نہایت ہی دلکش ہے۔ بادل پانی کے بخارات کے منجمد ہونے سے جو ہوا میں موجود ہوتے ہیں۔ بنتے ہیں۔ ہوا دو گیسوں سے بنی ہوئی ہے جن کے نام آکسیجن اور نائٹروجن ہیں۔ اگر آکسیجن تیار کرنا چاہو تو تھوڑے سنگرف کو ایک شیشے کی نلی میں گرم کرو۔ آکسیجن نکلتی آئیگی اور پارہ نلی کے پہلوؤں پر لگ جائیگا۔ پارہ ایک بڑی مفید دھات ہے جو مائع حالت میں پائی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ نہ کوئی سلسلہ ہے اور نہ کوئی مضمون۔ جس چیز کا ذکر چھڑ گیا۔ اسی پر تقریر شروع کر دی۔ یہ عجیب دل لگی ہے۔ اگر خدانخواستہ میں منوسمرتی کا حوالہ دے بیٹھتا تو مولوی صاحب کہتے کہ منوسمرتی کب بنی۔ اس کے مصنف کی سوانح عمری کیا ہے۔ آریہ سماج منوسمرتی کو کس درجہ تک مستند مانتا ہے۔ اس میں کتنے شلوک جعلی ہیں اور کتنے اصلی جعلی شلوک کس کس وقت داخل کئے گئے۔ ایسے شلوکوں کی مکمل فہرست پیش کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ آریہ سماج ایسے سوالوں کے جواب دے نہیں سکتا یا دینا نہیں چاہتا۔ ہم ہر طرح مولوی صاحب کی تسلی کرنے کے لئے طیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنے سوالات باقاعدہ پیش کریں مگر یہ کیا معنے ہیں کہ پیچھا چھڑانے کی خاطر خواہ مخواہ ایک بحث کے درمیان میں دوسری بحث چھیڑنے کی کوشش کیجاتی ہو۔

نوٹ پہلے سوال کے متعلق میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اگر مولوی صاحب اس کا وقت لینا چاہیں تو ان کو کلی اختیار ہے کیونکہ وہ بار بار اسی بات پر زور دیتے ہیں کہ انہوں نے الہامِ وید کی بابت سوال نہیں کیا۔

بجواب سوال دوم۔ مولوی صاحب کا دوسرا سوال یہ تھا کہ ویدوں کے نزول کے وقت زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام؟ اس سوال کا جواب میں نے ۲۲ مئی کے پرکاش میں دیدیا۔ مگر مولوی صاحب ناحق رنجیدہ خاطر ہو رہے ہیں کہ میں نے انکا سوال پورے الفاظ میں نقل نہیں کیا۔ ناظرین! اگر مولوی صاحب خلاصہ اور نقص میں تمیز کرنا نہ جانتے ہوں تو اس میں میرا کیا قصور۔ مولوی صاحب کا پورا سوال حسب ذیل ہے۔

"ویدوں کے نزول کے وقت زبان دنیا میں مقدم تھی یا ویدوں کا الہام؟ اگر زبان مقدم تھی تو آریہ سماج کا اصول کہ سب علوں کا مخزن وید ہے۔ غلط ہوا۔ کیونکہ زبان مقدم ہے جس میں الہامی وید اپنے الہام کا اظہار کرتے تھے اور اگر زبان دنیا میں نہیں تھی جو کہ اس وقت ہو، مقدم نہ تھی۔ بلکہ ویدوں کے الہام ہی سے زبان جاری ہوئی۔ تو سوال یہ ہے کہ ویدوں کے ملہموں نے ویدوں کو کیسے سمجھا ہوگا۔ اگر ایشوری گیان اور تفہیم سے سمجھا تھا۔ تو سامعین کو جو اسوقت بقول سوامی دیانند جی ہزاروں کی تعداد میں تھے کیسے سمجھایا ہوگا"

اب جائے غور ہے کہ سوال تو صرف اتنا ہی ہے کہ ویدوں کے نزول کے وقت زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام۔ باقی عبارت تو جیسا کہ میں ۲۲ مئی کے پرچہ میں لکھ چکا ہوں) اعتراضات کو دقت کی ہوئی ہے کہ اگر زبان مقدم مانتے ہو تو فلاں اعتراض لازم آتا ہے اور اگر زبان مقدم نہیں مانتے تو فلاں مشکل پیش آتی ہے میں نے اس کا جواب یہ دیا کہ زبان اور وید ایک ساتھ نازل ہوئے۔ بدیں وجہ پہلا اعتراض لازم ہی نہیں آتا۔ رہی دوسری مشکل۔ سو اس کا حل یہی کر دیا گیا کہ رشیوں نے ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ سنسکرت کے معانی اور صرف و نحو کے قواعد سیکھے۔ اور جو خود زبان سنسکرت کے عالم رشی تھے۔ انہوں نے دوسروں کو بھی زبان سنسکرت سکھا کر ان پر مطالب وید بخوبی ظاہر کر دئیے۔ جب اس طرح جواب باصواب مل گیا تو مولوی صاحب نے نیا رنگ بدلا اور فرمانے لگے کہ میرے سوال کی توضیح یہ ہے کہ بقول سماج جب ویدوں کا الہام ہوا تو اسی الہام سے زبان جاری ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ۔ اب ناظرین خود ہی انصاف فرمادیں کہ مولوی صاحب پوچھتے تو یہ ہیں کہ زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام اور توضیح یوں کرتے ہیں کہ وید اور زبان کا الہام یکبارگی ہوا۔ اگر آپ کو آریہ سماج کا عقیدہ معلوم ہے تو آپ عقیدہ پر اعتراض کریں۔ مگر آپ تو عقیدہ دریافت کرنا چاہتے تھے۔ جو توضیح آپنے اپنے سوال کی کی ہے وہ محض خیالی ہے۔ کیونکہ آپ کے سوال کی عبارت سے اس نئی توضیح کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ توضیح نہیں بلکہ ایک نیا سوال ہے۔ مگر خیر ہم آپ کی دل شکنی نہیں کرتے۔ اس نئے سوال کا جواب بھی دئے دیتے ہیں۔ آپ کا اعتراض آپ کے ہی الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"ان چار شخصوں نے جو حاضرین کو ان ویدوں کا سنانا شروع کیا۔ اور زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی صرف ویدوں کے الفاظ ہی سکھائے یا کوئی اور لفظ اس کے سوا تھے۔ اگر نہیں تھے تو کیا انکی ضرورتیں ویدوں کے الفاظ سے پوری ہو جاتی تھیں کیا زبان سنسکرت کے تمام الفاظ ویدوں میں ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو باقی الفاظ ان رشیوں نے ان کو کیسے سمجھائے تھے اور خود بھی کیسے سمجھے تھے۔ کیا ویدوں کے علاوہ اور بھی کوئی الہام آتا ہے یا رشیوں کے سوا اور لوگوں کو بھی الہام ہوتا تھا۔ جنہوں نے اپنی ضرورت کے مطابق ایشور سے الفاظ حاصل کرلئے تھے"

اگر مولوی صاحب نے سنسکرت گرامر یا زبان سنسکرت کی بناوٹ کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ ہرگز ہرگز ایسا اعتراض یا سوال پیش نہ کرتے۔ مولوی صاحب کو واضح ہو کہ زبان سنسکرت کے الفاظ محدود اور متعدد نہیں ہیں۔ بلکہ الفاظ سنسکرت کے مادے یعنی مصادر وغیرہ مقرر تعداد

کہ ہیں۔ سنسکرت گرامر کے ماہرین جتنے لفظ چاہیں مادوں سے خود بخود بنا سکتے ہیں۔ رشیوں کے مطلب کیواسطے ویدوں کے الفاظ کافی سے بھی زیادہ تھے۔ کیونکہ الفاظ سنسکرت کے مادوں کی تعداد ویدوں کے الفاظ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے چونکہ وہ چاروں رشی ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ کے مادوں سے آشٹا اور دیاکرن میں ماہر ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے حسب ضرورت مادوں سے نئے الفاظ بنا لئے اور لوگوں کو سمجھا دئیے۔ وہ لوگ گرامر وغیرہ پڑھکر خود بھی الفاظ بنانے کے قابل تھے۔ پس ان چار رشیوں کے سوائے اور کسی کو ویدوں یا زبان سنسکرت کا الہام نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کسی ایسے الہام کی بعد ازاں ضرورت تھی۔

اب دیکھیں کہ توضیح کے لباس سے مولویصاحب کونسا سوال پیش کرتے ہیں۔ مولویصاحب سے میری دوستانہ پرارتھنا ہے کہ وہ ادہر ادہر بھاگنے کی بجائے باقاعدہ بحث کرنا سیکھیں۔

جواب سوال سویم - مولویصاحب فرماتے ہیں دیتیسرے سوال کے جواب میں جو آپ نے منطق سے کام لیا ہے۔ وہ اس سے بھی عجیب تر ہے " یہ فقرہ پڑھکر میں نے خیال کیا تھا کہ مولوی صاحب کوئی منطق کی غلطی نکالیں گے۔ جس کے سننے کا مجھے بڑا اشتیاق تھا۔ مگر خدا جانے کیوں انہوں نے صرف یہ لکھکر ٹال دیا کہ آپکے جواب کی تردید خود سوامی دیانندجی کی ایک تحریر سے مل سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایڈیشن ستیارتھ پرکاش مجریہ ۱۹۰۸ء سے ذیل اقتباس پیش کیا ہے:۔

"آدی سرشٹی میں ایشور نے بہت سے انسان حیوان اور پکھیرو پیدا کئے دیکھا چنانچہ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے میں اسکا مفصل ذکر کیا گیا ہے) لیکن ان میں گیان اور کرم کیوجہ سے اب جیسا فرق ہو گیا ہے موجود نہ تھا۔ اُن لوگوں کو صرف کھانا پینا اور بھوگ کرنا ہی معلوم تھا۔"

اس میں مولوی صاحب نے حسب عادت خود ایک ضمنی سوال بھی پیش کر دیا ہے چنانچہ ممبران آریہ سماج کو وہ خطاب کر کے فرماتے ہیں " مہاجیو! یہ تاریخی بیان وید میں کہاں آیا؟" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولویصاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ تاریخی بیان کس بلا کا نام ہے۔ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے میں سلسلہ پیدائش کا علم بیان کیا گیا ہے اور مولویصاحب اس کا نام تاریخی بیان رکھتے ہیں۔ اس کی بابت اگر وہ چاہیں۔ تو علیحدہ بحث کر سکتے ہیں۔ خواہ مخواہ اِدہر اُدہر بھاگنا قوانین مناظرہ کے خلاف ہے۔ اب ذرا اقتباس مندرجہ بالا کی طرف توجہ درکار ہے۔ اس میں کہاں لکھا ہے کہ ملہان نے چاند کے ٹکڑے کر کے یقین دلایا۔ اقتباس مذکورہ سے تو میرے بیان کی تائید ہوتی ہے کیونکہ سوامی دیانندجی فرماتے ہیں کہ گیان وید کو حاصل کر کے لوگوں کی حالت بالکل بدل گئی مولویصاحب اپنے سوال کو یاد کریں کہ یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا نہ کہ بمصداق ؏ سوت نہ کپاس جلاہے سے لٹھم لٹھا " گیان دیا ہی نہیں اور یقین دلانے کے پہلی ہی پڑ گئی۔ جب لوگوں کو رشیوں نے ویدوں کا گیان دیا تو لوگ عالم و فاضل ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ سمجھنا نہایت ہی آسان تھا۔ کہ وہ گیان پرماتما کا ہی ہے۔ پس ملہمان وید کے کہنے کے بغیر ہی حاضرین کو اُس گیان کے الہامی ہونے کا یقین تھا۔ سوگند بازی یا معجزوں کی وہاں ضرورت یا قدر نہ تھی۔

مجھے اندیشہ ہے کہ میرا مضمون معمول سے بڑھ گیا ہے۔ مگر اس سب کا بوجھ مولویصاحب کی گردن پر ہے کیونکہ اگر وہ خارجی امور کے اندراج سے اجتناب کریں تو مجھے اپنی تحریر کو طول دینا نہ پڑے۔ مولویصاحب سے میری پھر التماس ہے کہ وہ قوانین مناظرہ کو ہاتھ سے نہ دیں۔ تاکہ انکو اور ناظرین اخبار کو ہماری بحث سے فائدہ پہونچ سکے۔

مسلمان بھائیوں کا سچا خیر خواہ ہرچرنداس شرما۔ بی اے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے دونو دوست فروعات میں جا رہے ہیں۔ بہتر ہوتا۔ اگر وہ فروعات کو نظر انداز کر کے اصل مضمون پر ہی بحث کرتے۔ ایک معاملہ کے متعلق دفتر پرکاش کی امداد طلب کی گئی ہے۔ مبادا اس معمولی بات پر ہی بحث طول پکڑ جائے ہم اصل حالات عرض کئے دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ مولوی صاحب کے ایک مراسلہ میں اُن کے نام کے بعد لفظ " صاحب " درج تھا۔ پنڈت جی نے اسپر اعتراض کیا کہ یہ مضمون مولویصاحب کا لکھا ہوا نہیں۔ کیونکہ وہ خود اپنے نام کے بعد " صاحب " نہیں لکھ سکتے تھے۔ اسکا جواب مولویصاحب نے یہ دیا کہ یہ لفظ شاید کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے گویا کہ انہوں نے بوجھ ہم پر ڈالدیا۔ اس لئے ہم نے پرچیوں کے فائل میں سے مولویصاحب کا اصل مضمون نکالکر دیکھا تو وہاں لفظ " صاحب " مولویصاحب کے لقب کے بعد موجود تھا۔ یہ کیسے ہوا اسکی وجہ بھی ہم بتائے دیتے ہیں۔ جو مضمون مولویصاحب کی طرف سے ہمیں موصول ہوتے ہیں۔ وہ مولوی صاحب کے قلم سے نہیں ہوتے ان کے قلم سے یا تو انکا دستخط ہوتا ہے یا کوئی اصلاح۔ لیکن مضمون زیر بحث میں مولوی صاحب دستخط کرنا بھی بھول گئے۔ یہ حالات ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ طرفین کیطرف سے اس معاملہ پر زور نہیں دیا جائیگا۔ (اڈیٹر پرکاش) (جواب آئندہ - اڈیٹر اہلحدیث)

مینڈکی کو بھی لوذ کا م ہوا

جب سے اخباروں میں جاپان کی مذہبی کانفرنس کا چرچہ ہوا ہے اور یہ خبر پہونچی ہے کہ سلطنت ترکی اور مصر وغیرہ کیطرف سے چند ایک علماء اسلام جاپان میں پہونچ گئے ہیں۔ ہماری نئی پارٹی آریہ سماج میں بھی ایک نئی روح پھونک گئی کہ

ahmadimuslim.de

ہو نہو ہم بھی ایک کمیشن جاپان کانفرنس میں بھیجیں کہ وید دھرم کا پرچار کریں چنانچہ اس مکھ فریق کے ٹو آریہ گزٹ لاہور نے جیسے ہی لکھ دیا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ وہاں پہنچ کر کہیں گے کیا۔ اوّل تو انہیں ویدوں کا ترجمہ جاننے والا کون؟ پھر ویدک زبانوں میں سے جرمنی یا فرنچ زبانوں کو کون جانے جن کا جاننا وہاں ضروری ہے۔ اور اگر جانتے بھی ہوں تو ویدوں کی خوبی بیان کریں گے۔ یہی کہ ان کے مضمونوں کو ہم نہیں جانتے تو ان کے سوشل حالات سے ہم بے خبر ہیں۔ انہیں احکام نجات کا ذکر تک نہیں نجات کے وسائل مذکور نہیں۔ البتہ یہ ہے تو یہ ہے کہ ضرورت کے وقت اپنی بیوی کو دوسروں کے پاس بھیج کر سنتان کی اولاد لے لو۔ یہی تمام خوبیوں سے بڑھ کر اگر کچھ ہے تو یہی ایک خوبی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں ایسا جلسہ ہو کہ ہر ایک فریق صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ تو آریہ سماج کو اس میں شریک ہونے کا حوصلہ ہی نہیں ہوتا۔ اسکا ثبوت لاہور کا جلسہ اعظم مذاہب کا واقعہ ہے۔ شاید یہ جلسہ ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا۔ اس کے بانیوں نے پانچ سوال شائع کئے تھے۔ اور ہر ایک مذہب کو دعوت تھی اور یہ شرط تھی کہ انہی سوالوں کے جوابات اپنی اپنی مذہبی کتابوں سے دیں اور کسی دوسرے مذہب پر حملہ نہ کریں۔ کئی روز تک انجمن حمایت اسلام لاہور کے وسیع صحن میں جلسہ ہوتا رہا۔ بڑے بڑے حکام چیف کورٹ کے جج شریک ہوتے تھے۔ مگر مذاہب کیطرف سے یہ حال تھا کہ مسلمان تو [illegible] کے وقت بیٹھے تھے۔ ہندوؤں کی طرف سے پنڈت گوپی ناتھ شریک ہوئے۔ برہمن سکھ بھی شریک تھے۔ عیسائی بھی شاید ایک آدھ آیا۔ نہیں تھی تو ہماری بیوفا سفر یا قدسو سائٹی نہیں تھی۔ حالانکہ اس وقت ان کا بڑا لیکچرار پنڈت لیکھرام مقتول بھی زندہ تھا۔ مگر کسی نئی یا پرانے سماجی پنڈت کو جرأت نہ ہوئی کہ باقاعدہ شریک جلسہ ہو کر سوالات مقررہ پر لیکچر دیں۔ صرف ایک بابو کسی سٹیشن کے ماسٹر شریک تھے جو نہ کسی سوسائٹی کی طرف سے تھے نہ کسی سماج کی جانب سے بلکہ بطور خود آئے تھے اور معمولی اخلاقی باتیں کہہ کر چلدیئے۔ جن سوالات کے جوابات تھے نہ کسی مذہبی کتاب کا حوالہ تھا۔ جلسہ مذکور کی روئداد مطبوعہ شائع ہو چکی ہے جس سے ہمارے بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے کسی صاحب کے پاس ہو تو دیکھ سکتے ہیں۔ لاہور میں کمیٹی منتظمہ جلسہ کیطرف سے پہنچی تھی پس جب آریہ سماج کو ایک دیسی جلسہ میں شرکت کا حوصلہ نہ ہوا جو ملک کے اندر تھا جس میں کسی دوسری زبان کی حاجت نہ تھی۔ کسی دور دراز سفر کی تکلیف نہ تھی۔ اں تکلیف تھی تو یہ تھی کہ دوسرے کسی مذہب پر حملہ کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ صرف انہی سوالات مشتہرہ کے جوابات دینے تھے۔ اور اپنے ہی مذہبی کتابوں سے جوابوں سے بھر بھی ایک مشکل تھی جو یہاں آریہ لیڈروں کو جلسہ سے روکا تھا۔ [illegible] ہم حیران ہیں کہ جن لوگوں کو اپنے ملک میں باہمی مقابلہ کی سکت اور طاقت نہ ہو وہ غیر ملکوں میں جا کر کیا کرینگے؟

؎ تو کار زمیں را نکو ساختی * کہ با آسمان نیز پرداختی

پس ہمارے آریہ سماجی دوست کھوا اور آگرہ کا بازاری اخبار خصوصاً برا نہ منائیں تو ہم انکو ایک صلاح دیتے ہیں۔ غور سے سنیں۔ اگر آریہ سماج اپنے میں کسی قسم کی سچائی رکھتی ہے تو سب کاموں سے پہلے ویدوں کا باقاعدہ مستند ترجمہ ملک کی عام زبان اردو میں شائع کریں۔ پھر انگریزی میں کریں۔ اس سے بعد دیکھیں کہ اسکا اثر کیا ہوتا ہے۔ بعد ازاں غیر ممالک کا دورہ کریں۔ اگر اس وقت سماجی کمیشن جاپان گئی۔ تو جاپانی تو جو کچھ مانینگے وہ اپنی تحقیق سے مانیں گے اور انکی تحقیق بغیر اس کے ہو نہیں سکتی کہ مذہبی کتابوں یا انکے ترجموں کو بچشم خود دیکھیں۔ یہ ہماری رائے ہے جو اس غرض سے ہم نے لکھی ہے۔ کہ شاید آریہ سماجی اسکو قبول کر کے وید کی باقاعدہ اشاعت کریں۔ یہانتک مضمون لکھکر ہم نے آریوں کا مستند آرگن ست دھرم پرچارک دیکھا تو اسکا لائق اور تجربہ کار اڈیٹر بھی ہماری تائید کرتا ہے۔ اڈیٹر موصوف لکھتا ہے کہ میری رائے میں اس وقت آریہ سماج کا ڈیپوٹیشن جاپان میں بھیجانے سے کچھ فائدہ نہوگا۔ مسلمان عیسائی اور دیگر مت والے اپنے اپنے مت کے اصول سمجھانے کے لئے بیسیوں پستکیں انگریزی زبان میں پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن کیا آریہ سماج نے آجتک ایک بھی ایسی پستک تیار کی ہے جو الفاظ کے ساتھ میکاڈو (شاہ جاپان) کے ہاتھ میں دیجا سکے؟ (۱۰ اگست ۱۹۰۶ء)

واقعی یہ نہایت دور اندیشی کی رائے ہے۔ اسکے بغیر تو وہی مثل ہوگی گھر میں سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا۔ تجربہ کار اڈیٹر پرچارک نے یہی نہیں کیا کہ آریوں کو ایک نیک راہ بتائی بلکہ ایک اور گمراہی سے بھی بچایا کہ آگرہ کے بازاری اخبار کا اڈیٹر جو مدت سے باہر ہو ہو کر آریوں سے روپیہ بٹورنے کی غرض سے کہتا پھرتا تھا کہ میں جاپان جاؤنگا۔ اڈیٹر موصوف نے بازاری کی بابت کہا کہ جن ایڈیٹروں کو جاپان کے لئے دعوت دیگئی ہے ان کے نام پڑھکر ہم کو ہنسی آتی ہے۔ بھلا پنڈت [illegible] بحیثیت ایڈیٹر بازاری اخبار آگرہ) وہاں جا کر کیا بنائیں گے؟ بھلا بس سے

تھے دو کوڑی کے شیخ جی شیخی بگھارتے * وہ سارے کی شیخی جھڑی دو کوڑی کے ہو

ہاں اگر مسلمانوں کی ریس کا شوق ہو۔ تو یہ [illegible] ہے۔ کیونکہ مسلمان علماء جو شریک کانفرنس ہوئے ہیں یا ہونگے وہ اسلامی سلطنتوں کی طرف سے بھیجے گئے ہیں گو ہم تمہارے پڑوسی ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے۔ پس تم اس بات سے بے فکر ہو کہ جن ہندی مسلمانوں سے تمہارا مقابلہ ہے وہ تو بدستور غافل ہیں وہ تو جنگے ہیں نہ جا سکتے ہیں اگر جائیں بھی تو شاید شریک جلسہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہاں تو انہی علماء کی بات منظور ہوگی

جو کسی سلطنت کی طرف سے آنکھ ہو گئے۔ پس تم لوگ اس بہانہ سے بیشک روپیہ جمع کرو مگر لگانے کا محل اس سے بہتر اور مفید تر اور نہیں جو ہم نے بتلایا ہے۔ آئندہ اختیار

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

آریوں سے سوال

جناب مولوی صاحب اہلحدیث السلام علیکم۔ جواب کے ہیڈنگ سے جو مضمون "پرکاش" مطبوعہ ۲۴ جولائی میں دیکھا۔ آپ نے جس متانت سے جواب دیا ہے اس کو پڑھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ آپ کے اس مضمون کے متعلق میرا ایک سوال ہے۔

کوئی زبان بغیر سکھائے نہیں آسکتی یہ مسلمہ امر ہے۔ اور ابتدائے آفرینش میں ہزاروں کی تعداد میں انسان پیدا ہوئے۔ تو سب گونگے ہوتے جیسا کہ ایک بچہ گونگا پیدا ہوتا ہے ... اگر کہو کہ وید کی تعلیم ... دس برس کا زمانہ اسواسطے پیدا ہونا چاہیے ... اگر کہو وحشیانہ تو اتنے دس برس تک وید نگر ... جب پیدا ہوئے ابتدا دنیا سے ہیں اور اسمیں تمام ضروریات قیامت تک کی موجود ہیں اور سنسکرت زبان مکمل اور سب زبانیں غیر مکمل ہیں تو مہربانی کرکے ہمارے آریہ بھائی تحریر فرماویں کہ جو نئی ایجادات اب تحقیق ہوئی ہیں انکو سنسکرت میں کس نام سے پکارا گیا ہے اگر لوہے یا چاندی سونے کو کسی نام سے پکارا جاتا ہے تو ٹین وغیرہ کو سنسکرت میں کس نام کر پکارا گیا اور غیر مکمل زبانوں کی طرح نیا نام ایجاد کرنیکی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے آریہ بھائی اسکا جواب دیں تو اخبار اہلحدیث میں وہ جواب ضرور چھاپ دینا۔ تاکہ میں دیکھکر سنسکرت زبان کی مکمل اور ویدوں کی ابتدائے آفرینش سے ہونیکا قائل ہو جاؤں۔

راقم ... از خریداران اہلحدیث

ہندو۔ آریہ اور عیسائی وغیرہ اقوام میں بھی ختنہ کا رواج ضرور ہونا چاہئے

(از جناب ڈاکٹر ... صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر امرتسری)

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔ آج پرچہ اہلحدیث مورخہ ۳ اگست ۱۹۱۰ء اول صفحہ پر ... صاحب کا مضمون ... تردید ختنہ پڑھا جس میں آپ لکھتے ہیں کہ ختنہ کا چمڑا کاٹنے سے حس کم ہو جاتی ہے۔ پھر تحریر کرتے ہیں کہ ختنہ کرنے سے انسان پیدا

چار عورتوں سے جماع کر سکتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ چنگے بھلے آدمی کو ختنہ کرکے ۲-۳ ماہ کیوں الو ٹا رکھنا" وغیرہ

جناب اڈیٹر صاحب میں سخت حیران ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ لفظ کون سی میڈیکل کتابوں میں دیکھے ہیں۔ یا اپنے ہی تجربہ میں آزمائے ہیں۔

اول حس کم ہونے کی شکایت کبھی کسی ختنہ شدہ سے نہیں سنی گئی۔ دوم ختنہ کیا ہوا آدمی اور بغیر ختنہ جماع کرنے میں یکساں ہیں۔ سوئم ختنہ کیا ہوا جوان آدمی ایک دو ہفتہ میں اچھا ہو جاتا ہے۔ اور بچہ دو تین یوم میں۔

ختنہ کے چمڑہ کی بیماریوں میں سے سب سے بڑی عام بیماری فائی موسس (Phimosis) ہے۔ یہ دو قسم کا ہے۔ اول (congenital) پیدائشی ہے۔ دوم (acquired) خود حاصل کیا ہوا۔

اول قسم کی مثال عرصہ بیس یوم کا ہوا ہے کہ ایک مسلمان زرگر میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ لیکن پیشاب نہیں اترا۔ اور ختنہ کے چمڑہ میں کوئی سوراخ نہیں۔ ہدایت کیگئی کہ ختنہ کرادو۔ پیدائش سے بارہ گھنٹہ بعد ختنہ کیا گیا۔ پیشاب اسی وقت اتر آیا۔ اور لڑکا دو تین یوم میں اچھا ہو گیا۔ اگر ختنہ نہ کیا جاتا تو بس لڑکے کی زندگی ختم تھی۔

دوسری قسم کی مثال۔ عرصہ چھ ماہ کا ہوا ہوگا کہ ہندو رئیس نے مجھکو گھر پر بلا بھیجا۔ جب میں وہاں گیا تو اس نے کہا کہ میرے عضو تناسل پر بہت ورم ہے۔ ملاحظہ پر ایسا ہی پایا۔ علاج کرنے سے ورم اتر گیا۔ لیکن حشفہ ننگا نہیں ہوتا۔ سمجھایا کہ ختنہ کرا دو بہت جلد اچھے ہو جاؤگے۔ چنانچہ دوسرے دن سول سرجن کو بلا کر ختنہ کروا لیا گیا۔ اور وہ عرصہ ۱۵ ایام میں اچھا ہو گیا۔ اب بالکل راضی ہے۔

جناب اڈیٹر صاحب اس قسم کو فائی موسس میں اگر ختنہ نہ کیا جاوے۔ تو یہ خراب ہو کر اور سخت بیماری میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کے واسطے عضو تناسل جڑ سے کاٹنا پڑتا ہے۔ (amputation penis)

یہ عمل جراحی میں نے بھی کئی ایک ہندو بیماروں پر کیا تھا جبکہ میں ملازمت میں تھا۔ اور اب بھی عرصہ تین ماہ کا ہوا ... ایک ہندو ... ہوتے دیکھا۔

ان واقعات کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جتنے لوگوں کو یہ ... جس سے رہائی حاصل کرنے کیلئے سارا عضو تناسل کٹوانا پڑتا ہے لاحق ہوتی ہے وہ ہمارے بھائی ہندو وغیرہ ہی ہوتے ہیں۔ جنکو ختنہ نہ کرانے کے باعث اس مصیبت کا

ahmadimuslim.de

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ مسلمان لوگ دنیا میں فتنہ کا ہمیشہ سے دستور ہے، تو ہی بیماری کا نام تک سنا نہیں جانتے۔

پس چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اپنی برائی بھلائی کی تمیز کر سکتا ہے اس لئے سیری لڑکی میں فتنہ کا رواج ہر ایک قوم میں ہونا چاہئے۔ تاکہ اس عظیم الشان نقصان سے جو بلا ختنہ لوگوں کو پہونچ رہا ہے نسل کو نجات ملے۔

ہماری قدردان

اکثر تو نہیں۔ البتہ فی صدی ۲-۳ ہمیشہ شاکی رہتے ہیں کہ اخبار وقت پر نہیں پہونچتا۔ بلکہ سرے سے پہونچتا ہی نہیں۔ ایسے احباب کی خاطر بارہا لکھا گیا کہ دفتر سے اخبار برابر بھیجا جاتا ہے۔ خدا نخواستہ دفتر والوں کو کسی خاص شخص سے کوئی رنج نہیں کہ نہ بھیجا جائے دوسری بات بھول چوک ہو۔ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیا ممکن ہے چند ایک صاحبوں ہی کے حق میں ہر ہفتہ بھول چوک ہوا کرے اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ ڈاکخانہ مکتوب الیہم ہی میں کوئی راز پنہاں ہے پس اسکا علاج وہی ہے جو مکتوب الیہ آسانی کر سکتے ہیں کہ اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں وہ شکایتی چٹھی لکھا کریں کہ ہمارا پرچہ فلاں نام کا نہیں آتا یا وقت پر نہیں آتا۔ امرتسر کے ڈاکخانہ کی مہر دیکھکر حساب لگا لیا کریں کہ اتنے وقت میں آ سکتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ وقت لگا ہو۔ تو شکایت صحیح ہوگی نہیں تو غلط۔ بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ ملک کے ہر حصے کے اخبار الگ الگ دنوں میں ڈاکخانہ پہونچائے جائیں تو یہ غلطی نہ ہو۔ شائد انہیں معلوم نہیں کہ علاوہ اپنی تکلیف کے ڈاکخانہ کا قانون بھی ایسا کرنے سے مانع ہے۔

غزل

در توصیف حدیث رسول مجید

(از منشی عبد الرحمن صاحب ...)

ہم زبانِ شوق سے پڑھتے ہیں بس فرمودِ حدیث
کیوں نہو مرغوب؟ ہے اسلام کا زیورِ حدیث

اہل بدعت کے لئے یہ سمِ قاتل جان لو
اہل سنت جانتے ہیں جان سے خوشتر حدیث

بھاگتے ہیں نام سے اسکو گریزاں رات دن
انکے حق میں ہے سنان و تیر اور خنجر حدیث

کیوں کریں فخر اپنی قسمت پر نہ ہم اے غافلو؟
دیکھئے نعمت یہ ہمکو اپنے پیغمبر حدیث

اہل ایمان پاتے ہیں اس سے حلاوت دمبدم
ہے نبات و شہد و قند مصر سے بڑھکر حدیث

جو کرے انکار اس سے ہے وہ مردود و خبیث
ہے مکرم تر بہ نزد خالق اکبر حدیث

صوفی و ملا کہاں اور یہ بیچاروں سے مخلو
حیف ایسے علم پر ہے شیخ کا جو ہر حدیث

ظلمت بدعت تو اس سے ہو دور کافور ہیں
ہے ضیاء مہر انور سے یہ افزوں تر حدیث

ہے موحد کی دعا اللہ سے ہر دم یہی۔
ہو ترقی رات دن جاوے پڑھی گھر گھر حدیث

وله ایضاً

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

خدایا توئی شاہ بندہ نواز
حکیم و قدیر و ہم کارساز

الٰہی توئی رب آمرزگار
ترحم تو بر من کن اے کردگار

منم بندۂ عاجز و شرمسار
حزین و ملولم و عصیاں شعار

پشیمانم از کردۂ خویشتن
بمن توبہ بخشش اے حق ذو المنن

ندارم بجز و توشۂ روز حشر
ندانم چگونہ شود روز حشر

نہ طاعت عبادت نہ وردے نہ ذکر
چگونہ شود حالم اینست فکر

فتادم بگرداب حرص و ہوا
برآری ازیں ورطہ پر بلا

منم تنگ از دست دیو لعین
بکن رحم یا ارحم الراحمین

بسے آرزو نفس سرکش مرا
بسوئے سعادت تو برکش مرا

پناہے ندارم بجز درگہت
سر عجز بنہادہ ام بر درت

شوم ملتجی اے خدائے جہاں
ز نار جہنم تو بخشی اماں۔

بلرزم ز احوال روز شمار۔
کہ دارم گناہان فزوں از شمار

کنم التجا اے خدا بار بار
کہ ہستی خطا بخش وہم عفو بار

دعا مے کنم از تو با حال زار
عطا پاش بر من خطا در گذار

بتابی دلم از رہ ناصواب
کہ رسوا نگردم بہ یوم الحساب

ز دنیا م از کار دنیا تمام
نفورم بدار اے شہ ذو الکرام

گناہم ببخش ای خدائے کریم
لطیف و رؤف و غفور و رحیم

مقامے بیابم بزیر لوا
شفیعم شوند احمد مجتبیٰ

دعائے موحد بکن مستجاب
بحق جناب رسالتمآب۔

درخواست منظور

مولا بخش رنگریز سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی درخواست ایکسال اخبار مفت کے لئے جناب میر خاں محراب خاں سوداگر ناگپور کلاں نے منظور فرما کر جاری کرا دیا۔ جزاہ اللہ

الہامی کتاب - قرآن شریف اور وید کے الہامی ہونے پر مفصل بحث - قرآن شریف کی فضیلت - قیمت ۱۰/ - مینیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرو

فتاویٰ

سوال نمبر ۲۸۰ - ہمارے یہاں اس شہر میں مختلف جماعتیں ہیں یعنی حنفی اور شافعی اور امام شافعی مذہب رکھتا ہے اور دونوں جماعت نصف نصف ہیں - اس صورت میں رمضان شریف میں وتر کی نماز پڑھنے کیواسطے حنفی والے اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے مذہب کی طور ہماری نماز نہ ہوگی - اس صورت میں کیا کرنا چاہئے -

سوال نمبر ۲۸۱ - تلاوت قرآن میں سجدہ دیکر سلام دینا یا نہ دینا -

سوال نمبر ۲۸۲ - بعضے لوگ دعا قنوت کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں کہ خواہ مخواہ صبح ہی میں پڑھنا نہیں - بلکہ کسی بھی وقت پڑھنا - مقرر معین نہ کرنا - ہم تو صبح کے وقت ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں - مخالفوں کا یہ اعتراض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کے لئے کافروں کے پڑھا کرتے تھے -

سوال نمبر ۲۸۳ - واضح باد کہ ایک جماعت یعنی حنفیا آدمی تھے - ایک دفعہ کا ذکر ہے سو آن میں سے ایک آدمی قابل امامت کے تھا - اور ان جماعت والوں نے اُن سے عاجزی کی کہ آپ آگے پیش امام ہوجاویں - تاکہ نماز ہوجاویں - اور دوسرا کوئی قابل آدمی نہ تھا - وہ شخص نے نفرت امام سے کی - اور ساتھ حقارت کے کہا کہ یہ پیشہ ہمارا نہیں ہے تو پھر یہ آدمی کون قرآن وحدیث سے کیا حد اس کے اوپر ہے اور وہ شخص حنفی مذہب رکھتا ہے -

سوال نمبر ۲۸۴ - بعد جمعہ کے مصافحہ کرنا یا نہیں -

سوال نمبر ۲۸۵ - امامت عورت کی اپنے خاوند نے کرنا یا نہیں -

(از وری برگ افریقہ)

جواب نمبر ۲۸۰ - حنفیوں کو شافعیوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی تامل نہ کرنا چاہئے فقہ کی معتبر اور مستند کتاب ردالمحتار میں حنفی کو شافعی کی اقتدا جائز لکھی ہے -

جواب نمبر ۲۸۱ - تلاوت قرآن میں سجدہ دیکر سلام دینا کچھ ضروری نہیں بلکہ صرف سجدہ کرنا ہے -

جواب نمبر ۲۸۲ - دعا قنوت صبح کی نماز میں شافعیہ جو ہمیشہ لازمی طور پر پڑھتے ہیں لازمی کا ثبوت تو نہیں البتہ ہر وقت نزول کسی بلا مثلاً قحط - وبا وغیرہ کے جبو قت کی نماز میں پڑھے جائز ہے - ترمذی میں روایت ہے کہ جو پڑھے وہ بھی اچھا ہے - جو نہ پڑھے وہ بھی بُرا نہیں - بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ کا فرقہ پر بددعا کی تھی جنہوں نے دغا سے ستر قاری اصحاب کو قتل کردیا تھا - پھر اس قسم کی بددعا کسی پر نہیں کی -

جواب نمبر ۲۸۳ - شخص مذکور نے بہت بُرا کیا - ایک تو امامت نماز کے فعل کو حقیر جانا جو انبیاء علیہم السلام کا کام ہے - دوم حکم شرعی سے روگردان ہوا کیونکہ قابل امامت کو امامت کرانے کا حکم ہے - اسلئے شخص مذکور کو بہت جلد توبہ کرنی چاہئے - یہ ٹھیک ہے - کہ آجکل مسجدوں کی امامت ایک رذیل پیشہ ہو رہا ہے مگر بُرائی اُن لوگوں کی ہے جو امامت کو ناجائز طریق سے ذریعہ معاش بناتے ہیں - محض نماز کی امامت کرانا بُرا نہیں بلکہ سنت انبیاء ہے -

جواب نمبر ۲۸۴ - مصافحہ عام طور پر سنت ہے - جبھی سلام کے بعد مصافحہ کرے مگر مخصوص جمعہ یا عید کے لحاظ سے کوئی حکم نہیں - اگر عام نیت سے کرے خواہ جمعہ ہو یا عید تو عام نیت سے جائز ہے -

جواب نمبر ۲۸۵ - امامت عورت کی خاوند کو کرانی جائز ہے - مگر عورت ساتھ ملکر نہ کھڑی ہو - بلکہ ایک صف کے فاصلہ پر کھڑی ہو - خواہ اکیلی ہو - تو بھی پیچھو ہٹ کر کھڑی ہو - حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے -

سوال نمبر ۲۸۶ - ایک شخص فوت ہوگیا - اُس کے وارث تفصیل ذیل ہیں -

میت
بکر (لڑکا)، زید (لڑکا)، عمر (لڑکا)، ہندہ (لڑکی)، زینب (لڑکی)

ہر ایک کو کیا کیا حصہ ملیگا -

سوال نمبر ۲۸۷ - ایک شخص اپنی ڈاڑھی ہمیشہ اُسترہ سے منڈوائی رکھتا ہے اور دوسرا شخص کترائی رکھتا ہے - مگر اُس کی داڑھی کے بال بھی منہ کے چمڑا کے ساتھ ہی رکھتے ہیں - شرعاً ایسا کرنا جائز ہے یا گناہ ہے - اگر گناہ ہے تو دونوں کے لئے برابر ہے یا کچھ کم وبیش ہے - جواب قرآن سے یا صحیح حدیث سے یا کتب معتبرہ فقہ سے ہو -

السائل بندہ اللہ دتا مختار از چک ۲۴ موضع املانوالی تحصیل خانقاہ ڈوگراں

جواب نمبر ۲۸۶ - بعد ادائے قرض واجرائے وصیت جائزہ کل مال کے آٹھ حصے ہونگے - دو دو لڑکوں کو اور ایک ایک لڑکیوں کو -

جواب نمبر ۲۸۷ - قرآن شریف سے پیغمبروں کی داڑھی کا ثبوت ہوتا ہے - لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي - حدیث شریف میں آیا ہے داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو - پس دونوں شخص گنہگار ہیں مگر منڈانے والا زیادہ ہے کیونکہ کترانیوالا نمود رکھتا ہے اور یہ نمود بھی نہیں -

سوال نمبر ۲۸۸ - زید نے ایک عورت سے نکاح کیا - ایک برس تک عورت

ahmadimuslim.de

مذکورہ زید کے نکاح میں رہ کر فوت ہوگئی۔ یا زید نے اُسے طلاق دیدی۔ اور اس عورت کی پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے جسکی عمر ۱۸ سال کی ہے۔ اب اس لڑکی سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ دلیل قرآن و حدیث سے عنایت فرماکر فتوے دیں۔ (محرر مطبع اہلحدیث امرتسر)

جواب نمبر ۲۸۸ – زید کا نکاح لڑکی مذکورہ سے ناجائز ہے قرآن شریف میں ہے وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ یعنی جن عورتوں سے تم جماع کر چکے ہو۔ انکی پہلی لڑکیاں تم پر حرام ہیں۔

سوال نمبر ۲۸۹ – واسطے خوشبو کے مسجد میں لوبان سلگانا کیسا ہے

سوال نمبر ۲۹۰ – بابت عملیات بغرض صحت آسیب زدہ پھول و شیرینی منگانا اور لوگوں کو اللہ واسطے تقسیم کردینا یا کوئی قصیدہ وغیرہ جو شرک سے بری ہو پڑھنا کیسا ہے۔ جائز یا ناجائز جواب بادلیل ارشاد ہو۔

(مولوی عبدالواحد از سوری ضلع گونڈا)

جواب نمبر ۲۸۹ – حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے مسجد میں خوشبو کیجاتی تھی۔ جمعہ کے روز غسل کرکے خوشبو لگاکر آنے کا حکم تو حدیث شریف میں بھی آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں خوشبو کرنا اچھا ہے۔

جواب نمبر ۲۹۰ – سوال کا مطلب اگر یہ ہو کہ حصول صحت کے شکریہ میں ایسا کرے تو جائز ہے۔ اور اگر یہ مطلب ہے کہ بوقت عملیات آسیب زدہ کے ایسے کرنے کا کیا حکم ہے تو یہ کام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ ہاں اگر اس فن کے عامل اسکو مفید کہیں تو بطور دوا کے کرلینا جائز ہے۔

سوال نمبر ۲۹۱ – صحیح بخاری میں وارد ہے کہ ہر ایک زمانہ میں قیامت تک ایک ہی گروہ حق پر رہیگا۔ سو اگر غیر مقلد کا فرقہ ہمیشہ سے ہو دلیل سے واضح کرو۔ حدیث دوم حضرت کا فرمان ہے کہ میری امت سب امتوں سے زیادہ ہوگی۔ مولوی صاحب اگر وہ فرقہ جو کہ جنتی ہے غیر مقلدین کا ہے تو وہ زمانہ حال میں بہت قلیل ہیں۔ اور سابق کا ثبوت نہیں ہے۔ دلائل سے واضح کرو۔

سوال نمبر ۲۹۲ – تقلید شخصی کا مانع کون کونسی شئے ہے۔ مقصود یہ ہے۔ کہ غیر مقلدین کی ہمیشگی کا ثبوت اپنے اور حضرت تک پہونچاویں۔

(الراقم شیخ کرم الدین از موضع عین تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور)

جواب نمبر ۲۹۱ – بیشک حدیث میں ایسا آیا ہے مگر اس حق پر ہونے کے معنے یہ نہیں کہ صرف یہی جنت میں جائینگے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ لوگ حقیقت اور سیدھے دین پر ہونگے جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو براہ راست ملا تھا۔ باقی لوگ بعض بعض زائد بدعات میں مبتلا ہونے کے سبب بعد کسی قدر مواخذہ کے جنت میں داخل ہوکر سب امتوں سے ثلث یا برابر ہوجائینگے۔ نہ کہ دنیا کی آبادی کو متعلق یہ خبر دی گئی بلکہ قیامت کو اس قدر تعداد ساری امت محمدیہ کی ہوگی۔ یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو ما انا علیہ واصحابی ہونگے جو ٹھیٹھ اسلام یعنی پیغمبر علیہ السلام کی سنت اور صحابہ کرام کی روش پر ہونگے وہ بطریق اولیٰ ناجی ہیں اور جو ذرہ ٹیڑھے ہونگے۔ وہ بحکم من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ انجام کار مستحق نجات ہونگے پس اہلحدیث کی کمی انکے اہل حق ہونے کے خلاف نہیں بلکہ بحکم وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ مؤید ہے۔ یہ حدیث میں نہیں آیا۔ کہ امت محمدیہ سب امتوں سے زیادہ جنت میں ہوگی بلکہ یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تم اس بات سے خوش ہو کہ جنت میں چوتھائی تم ہو۔ اسپر صحابہ نے خوشی کا نعرہ مارا۔ پھر حضور نے فرمایا تم اس سے خوش ہو کہ جنت والوں میں ثلث تم ہو۔ اسپر صحابہ نے پھر خوشی کا نعرہ بلند کیا پھر آنحضرت نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم جنت میں نصف کے شمار میں ہوگے اس سے زیادہ کا ثبوت نہیں۔

جواب نمبر ۲۹۲ – تقلید کا مانع تمام قرآن شریف ہے خدا فرماتا ہے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ یعنی جو کچھ تم کو خدا کیطرف سے ملا ہے اسکی پیروی کرو اور اس کے سوا کسی اور کی پیروی نہ کرو۔

سوال نمبر ۲۹۳ – نوازش بعنایت فرمودہ از جواب سوال ذیل مسرور بخشند۔ کہ دریں سوال دریں ملک ما یان بین العلما رفیق الحدا اختلاف وقع شدہ است لہذا تاکید کہ بکمال تحقیق جواب فرمایند کہ عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور۔ مسئلہ ایں است کہ ملک سندہ خراجی است یا عشریہ۔

سوال ۲۹۴ – خراج حق سلطان مسلم مے باشد یا ملک (ای دوکان کا ذمل)

جواب نمبر ۲۹۳ – قبل از تعیین ملک سندہ بخراجی یا عشری تعریف خراجی و عشری باید کرد و باید فہمید۔ وخراج وعشر الفاظ اصطلاحی اند یعنی خراجی آنست کہ از شاہ اسلام برآں جزیہ بطور جزیہ مقرر شود کہ مالک آں غیر مسلم باشد عشری آں باشد کہ براں عشر یا نصف عشر پیدا وار مقرر باشد و مالک مسلم باشد۔ پس بموجب ایں تعریف ملک سندہ در تحول لانہ خراجی نہ عشری۔ و درمیان عشری و خراجی نسبت تضاد ست نہ تناقض کہ یکے بود ضرور دیگرے باشد

جواب ۲۹۴ – خراج بمعنے مقررہ از بادشاہ اسلام حق آں باشد و بمعنے مقررہ از بادشاہ کافر حق آں باشد ایں حکم واضح ست ہیچ خفا نیست۔

انتخاب الاخبار

امرتسر میں اس ہفتہ سوامی درشنانند جی کے لیکچر بڑی خاموشی سے ہوتے رہے یہانتک کہ اشتہار بھی عام طور پر نہ دیکھا۔ مباحثہ مناظرہ تو بڑی بات ہے۔

امریکہ میں ایک شخص مسٹر سپنگلر نامی نے نبوت کا دعوی کیا ہے (قادیانی نبی کہاں ہے ؟)

دہلی کی میونسپل کمیٹی نے گوشت فروشی کے متعلق جو سختی کرنی چاہی تھی۔ وہ مسلمانوں کی فریاد کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے منسوخ کردی۔ الحمدللہ (نامہ نگار از دہلی)

کرشن قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان (سابق مرزائی) کی بابت ۱۶ اگست کو اشتہار دیا ہے۔ کہ عبدالحکیم خان عذاب میں مبتلا ہوگا۔ (بہت خوب مگر عذاب کی تشریح بھی کردی ہوتی۔ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ آتھم کی طرح کہیں ڈاکٹر موصوف کو بھی روحانی عذاب نہ ہو۔ جو سوائے کرشن جی کے کسی دوسرے کو معلوم نہ ہو سکے)

حافظ خدابخش بٹالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ میرا ایک دوست الٰہی بخش نصف رجب میں سفر حج کو جانیوالا ہے۔ حسب تجویز اہلحدیث مورخہ ۱۰ اگست کوئی صاحب رفیق طریق ہوں۔ تو اطلاع دیں۔

لالہ منشی رام جی آریہ لیڈر نے جاپان میں آریہ ڈیپوٹیشن جانے کی جو مخالفت کی ہے۔ آریہ اخبار اوسکو کوس رہے ہیں۔ سچ ہے نومسلم کا قصہ
سندر سنگھ ولد جوالا سنگھ وفعدار پنشن نمبر ۲۷۔ پنشنر عمر ۶۳ سال ساکن پڑارہ تھانہ کاہنا کاچھا تحصیل وضلع لاہور بخوشی مجمع عام میں مسلمان ہوا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔

ٹرکی حکومت کی مجلس شوریٰ اندنوں قلمرو عثمانیہ میں عام تعلیم کی اشاعت پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ دیگر متمدن ممالک کیطرح وہاں بھی جبری تعلیم جاری ہو۔ آپنے رشتہ تعلیم سے اضافہ مدارس و مکاتب کی بابت معلومات بہم پہنچانے والے کاغذات طلب کئے ہیں۔

اس سال ٹرکی کے شاہی مدرسہ سے ۵۰ طالبعلم اعلیٰ علمی ڈگریاں حاصل کرکے نکلے ہیں۔

حجاز ریلوے لین پر حسب ذیل میل ٹرینیں آمد و رفت کرنے لگی ہیں۔ دمشق سے معان کو ہفتہ میں تین بار شنبہ دوشنبہ اور چارشنبہ کو ۲/۱ ۷ بجے صبح کے وقت ڈاک کی گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں۔ اور معان سے دمشق تک اتوار سہ شنبہ اور جمعہ کو آتی ہیں۔ (محرم آئندہ تک مدینہ منورہ تک ریل پہنچانے کا تاکیدی حکم ہے)

سلطان المعظم نے اس بات کی اطلاع ملنے پر کہ مقام بندرگاہ ینبع میں پینے کے قابل میٹھا پانی کمیاب اور حاجیوں کی تکلیف کا باعث ہے۔ وہاں ایک مشین روانہ فرمائی ہے۔ جسکے ذریعہ سے سمندر کا کھارا پانی مقطر کرکے پینے کیلئے شیرین پانی تیار کیا جائیگا۔ تقطیر آب کی خدمت نہر زبیدہ کی کمیشن کو سپرد ہوئی ہے۔

افسوس ہے کہ پنجاب کی نہری نوآبادیوں کی کاشت کپاس پر کیڑا پیدا ہوگیا ہے۔ یہ کیڑا صرف کثرت بارش ہی سے ضائع ہو سکتا ہے۔ لیکن بکثرت بارش ہونیکی امید نہیں۔

ڈیرہ پھگلہ میں بکثرت بارش ہونے سے شہر میں سیلاب آگیا بیشمار مکانات مسمار اور سینکڑوں آدمی بے گھر ہوگئے موجودہ فصلیں پانی میں ڈوب گئیں۔ انکو سخت نقصان پہنچا۔ (خدا کی شان امرتسر لاہور میں کمی)

کثرت بارش کی وجہ سے کالکا شملہ ریلوے کی حالت ابھی تک قابل اطمینان نہیں ہوئی۔ ٹرینوں کی آمد و رفت رکی ہوئی ہے ابھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ شملہ اور کالکا کے درمیان باقاعدہ ٹرینیں کب آنے جانے لگینگی۔

پانڈیچری میں ہیضہ اور چیچک کی سخت وبا پھیل رہی ہے اور بکثرت لوگ مر رہے ہیں۔ (امرتسر میں بھی ہیضہ نمودار ہے خدا عافیت بخشے)

سمالی لینڈ کے دیوانہ ملا نے علاقہ اغادین کی قوم دارقارودن پر چھاپہ مار کر ایک ہزار سے زیادہ آدمی قتل کر ڈالے اور دس ہزار اونٹ چھین لئے۔ (واہ دیوانہ بکار خود ہوشیار)

کلکتہ میں پندرہ ماہ حال کو بکثرت بارش ہوئی سڑکوں پر گھٹنوں تک پانی رہا جس میں چلنا پھرنا بند رہا۔

محمد سرور صاحب موضع بہیہر ضلع جھنگ علاقہ بلوچستان بھی حج کو جانیوالے ہیں۔ اور رفیق طریق کے متلاشی ہیں۔

سامان تندرستی

برقی سٹ اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردگی سستی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے۔ جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس کے اندر مدتی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون پیدا اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپیہ پانچ آنہ

معجون تیرہ رتن مثلاً کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفع کے لئے از حد مفید ہے۔ طالبعلموں وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسے ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت [illegible]

ممسک حب یان اس دوائی کے استعمال سے جریان بہت جلد بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بستہ اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱ سو خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) مع محصول [illegible]

مومیائی مقوی باہ یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ دور کرنے جریان منی کو دفع کرنے اور کم منی کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے بچوں کو ایک رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو معجون پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ کمزور ہو اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا بے عدیل علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی [illegible] اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو ایکدفعہ آزما کر فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک [illegible] مع محصول

صغر سنی شادی کے نقصانات اور مضرات سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل [illegible] مطالعہ کرو۔ قیمت [illegible]

المشتہر
پروپرائیٹر دی ہند یونین ایجنسی۔ کٹڑہ [illegible] امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
لونگی زرین [illegible]
لونگی ڈھوتی [illegible]
ازار بند سوتی [illegible]
ازار بند ریشمی [illegible]
تھان گرون باریک [illegible]
جوتہ ساخت لودھیانہ [illegible]
[illegible] چادر [illegible]
جراب دستانہ اونی [illegible]
جراب دستانہ سوتی [illegible]
رومال سوتی [illegible]
فوجی زین خاکی رنگ [illegible]
صافہ [illegible]
[illegible] خاکی [illegible]
رنگین ریشمی [illegible]
دریاں [illegible]
[illegible] فرمائش [illegible]

کلاہ سادہ ۶ سے ۹ تک فی عدد
کلاہ زرین [illegible]
رومال ریشمی [illegible]
کمبل دیسی [illegible]
[illegible] چادر [illegible]
لوئی سفید [illegible]
پٹی دیسی اونی ۱۲ [illegible] ۱۴ [illegible]
پٹی پشمینہ [illegible]
[illegible] سوتی [illegible]
[illegible]
[illegible] برائے کوٹ [illegible]
چادر پشمینہ [illegible]
بنیان [illegible]
بنیان سوتی [illegible]
جرابیں [illegible]
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی [illegible] میڈل ربن بٹن [illegible] وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر [illegible]